بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے

فی پرچہ ۱ر

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۴/۳۸ | اتوار ۲۱ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ۳۱ فتح ۱۳۲۹ ہش ۳۱ دسمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۹۹

امریکی فوجیں ہر محاذ سے پیچھے ہٹ گئیں

پیکن ۳۰ دسمبر۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق امریکی فوجیں ۱۴۰ میل لمبے محاذ کے ہر مقام سے پیچھے ہٹ رہی ہیں آج ۳۸ درجہ عرض بلد کے جنوب میں مشرقی ساحل پر کمیونسٹ فوجوں نے ۱۲-۱۳ میل تک مزید پیشقدمی کی سیئول آدھے سے زیادہ خالی ہو چکا ہے اور امریکی فوجیں قریباً ہر مقام سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

قادیان میں جماعت احمدیہ ہندوستان کا جلسہ

۹۷ پاکستانی احمدیوں کی شرکت

قادیان ۲۶ دسمبر (ڈاک سے) آج پونے دس بجے صبح جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مولد و مسکن قادیان میں جماعت احمدیہ کا انسٹھواں سالانہ جلسہ دعاؤں اور عبادتوں کے مقدس ماحول میں شروع ہو گیا۔ جلسے میں پاکستان کے ۹۷ احمدیوں کے علاوہ ہندوستان کے مختلف علاقوں مثلاً بہار اڑیسہ بنگال اور حیدر آباد دکن کے قریباً دو سو احمدی احباب شریک ہوئے۔ بہت سے غیر مسلم اصحاب بھی موجود تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم پڑھ کر سنائی گئی جو حضور نے خاص طور پر اسی موقع کے لئے رقم فرمائی تھی۔ نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہندوستانی احمدیوں کے نام پیغام امیر مقامی حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے پڑھکر سنایا جو حاضرین نے بڑی رقت اور سوز کی فضا میں سنا۔ اور اس کے بعد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد دکن کی صدارت میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ متعینہ دہلی، اور مکرم شیخ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے مختلف موضوعات پر اہم تقاریر فرمائیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

ربوہ کی بے آب و گیاہ وادی میں وارفتگان اسلام و احمدیت کا ایمان افروز اجتماع

افریقہ۔ برٹش گی آنا۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ بورنیو اور انڈونیشیا کے احمدی اکابر کی شرکت۔ ہجوم خلق کا روح پرور نظارہ

لاہور ۳۰ دسمبر۔ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ امسال ربوہ کی مقدس سرزمین میں حسب معمول ۲۶ دسمبر سے شروع ہو کر ۲۸ دسمبر تک جاری رہا۔ اس مقدس و بابرکت اجتماع میں شرکت کے لئے پاکستان کے مختلف علاقوں اور دور دراز ممالک میں بسنے والے وارفتگان احمدیت ہزاروں کی تعداد میں اپنے مرکز کی طرف دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ چنانچہ ممالک مشرقی و مغربی افریقہ۔ برٹش گی آنا۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ بورنیو اور انڈونیشیا وغیرہ ممالک کے بہت سے احمدی احباب شریک جلسہ تھے۔ اور علم و عرفان و روحانیت کے اس چشمے سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ جو سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے وجود باجود کی برکت سے ربوہ کی وادی غیر ذی زرع میں ہر دم جاری و ساری ہے۔ ذکر الٰہی۔ قرآن و حدیث کے درس۔ علماء سلسلہ کی معرفت بھری تقریروں اور "ہجوم خلق" کے روح پرور نظاروں نے شمع احمدیت کے پروانوں پر ایک محویت کا عالم طاری کر رکھا تھا۔ اور وہ یوں محسوس کر رہے تھے۔ کہ انہیں ایک نئی زندگی عطا ہو رہی ہے۔ اُدھر موٹروں، لاریوں، ٹرکوں اور بانی کے ٹینکوں کی مسلسل آمدورفت کے باعث سطح زمین سے اٹھنے والے گرد و غبار کے بادل سرگودھا جانے والی سڑک پر راہرووں کی آنکھوں کے سامنے ایک عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ربوہ کی پرسکون فضا میں یکایک زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے جس نے اس کے ہر ذرہ خاک کو لازوال حرکت سے روشناس کر دیا ہے۔ راستوں اور گزرگاہوں میں کہیں کہیں گڑھوں کے نشان وہاں آج بھی اس بات کی نشان دہی کر رہے ہیں کہ نہ معلوم کس کس مقام سے لوگ یہاں دیوانہ وار چلے آئے کہ ان کی آمدورفت کے باعث سرزمین ربوہ کے کچے راستے یَاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ کی زندہ و پایندہ شہادت بن کر رہ گئے۔

جلسہ کے روح پرور حالات، پرمعارف تقاریر اور دیگر ایمان افروز کوائف کا حال اندر کے صفحات میں ملاحظہ فرمائیے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر کا خلاصہ اور پہلے اجلاس کی مختصر کارروائی ہدیۂ ناظرین کی جاری ہے۔ باقی حالات انشاء اللہ آیندہ اشاعتوں میں پیش کئے جائیں گے۔

(سٹاف رپورٹر)

سلامتی کونسل وسط جنوری میں مسئلہ کشمیر پر غور کرے گی

پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان کا بیان

کراچی ۳۰ دسمبر۔ آج کراچی کے فضائی چوگان پر نیویارک سے یہاں پہنچنے کے بعد اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ سلامتی کونسل جنوری کے وسط میں مسئلہ کشمیر پر غور کرے گی۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کوئی واضح تجویز پیش ہو گی آپ نے کہا امید کی جاتی ہے کہ کوئی ایسی تجویز ضرور پیش ہو گی۔ سلامتی کونسل اس وقت تک صرف اس لئے غور نہیں کر سکی کہ وہ مشرق بعید کے خاص معاملات میں الجھی ہوئی تھی۔ بہرحال پاکستان نے کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ بحث کی بجائے مسئلہ کشمیر کے متعلق کوئی واضح قدم اٹھائے۔ کیونکہ اس کا حل کرنا اس کا فرض ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ میں خان لیاقت کے ہمراہ لندن نہیں جا رہا۔ اور ایک سوال کے جواب میں یہ بھی کہا کہ ابھی تک پاکستان نے امریکہ کے اس خط کا جواب نہیں دیا جس میں پاکستان اور افغانستان کی مشترکہ کانفرنس کی تجویز کی گئی تھی۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خارجہ پاکستان نے بتایا۔ کہ ہندوستان کے حکومت اسرائیل کو تسلیم کرنے کے اقدام کو عرب ممالک نے پسند نہیں کیا۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ اقوام متحدہ کی ہدایت کے مطابق پاکستان سپین میں ایک سفارتی وفد بھیج رہا ہے۔

کراچی ۳۰ دسمبر۔ امداد باہمی کی فنی ایشیائی کانفرنس نے سفارش کی ہے۔ کہ حکومت امداد باہمی کے مقامی اداروں کی سرکاری طور پر ہمت افزائی کرے۔

پاکستان و جاپان کا تجارتی معاہدہ

کراچی ۳۰ دسمبر۔ پاکستان کی صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کیلئے پاکستان نے جاپان سے جو تجارتی معاہدہ کیا ہے۔ جاپان اس کی رو سے نہ صرف فنی امداد و مشورہ دیگا بلکہ مشینری بھی سپلائی کریگا۔ اور اس کے علاوہ کپڑا، فنی مال اور کیمیاوی اشیاء اور ادویہ بھی دیگا۔ پاکستان اسکے عوض ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ کا پٹ سن، چاول اور لاہوری نمک وغیرہ دیگا۔ یہ معاہدہ یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۵۱ء تک رہے گا اور اس میں ایک سال کی اور توسیع ہو سکے گی۔

معاوضہ دلانے کیلئے خاص ٹربیونل

پشاور ۳۰ دسمبر۔ سرحد میں بعض سڑکوں پر سرکاری بسیں چلانے کا تجربہ چونکہ بہت کامیاب رہا ہے اس لئے حکومت سارے صوبے میں ساری سڑکوں پر سرکاری بسیں چلانے اور اس کام کو قومی ملکیت بنانے کے متعلق اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں ایک بل پیش کر رہی ہے۔ یہ اجلاس منگل کو شروع ہو گا۔ اس بل کی وجہ سے جن اداروں اور افراد کو نقصان ہو گا۔ انہیں جائز معاوضہ دلانے کے لئے ایک خاص ٹربیونل بٹھایا جائے گا۔

قادیان کے جلسے میں شرکت کرنیوالا پاکستانی قافلہ بخیریت لاہور پہنچ گیا

واہگا بورڈر پر مسلسل کئی گھنٹوں تک کڑی تلاشی لی گئی

لاہور ۳۰ دسمبر۔ ۲۵ دسمبر کو پاکستان سے ۹۷ احمدیوں کا جو قافلہ قادیان کے جلسے میں شرکت کیلئے قادیان گیا تھا وہ آج رات ۱۰ بجے لاہور پہنچ گیا۔ یہ قافلہ صبح ۱۰ بجکر ۵۴ منٹ پر قادیان سے روانہ ہو کر ۲ بجے بعد دوپہر واہگہ پہنچ گیا تھا۔ لیکن اس وقت سے لیکر گویا شام تک اسقدر کڑی جامہ تلاشی کی گئی اور طرح طرح اس حد تک دق کیا گیا کہ سرحد عبور کرنے کا وقت گزر گیا مسلسل کئی گھنٹے کی تلاشی کے بعد ہندوستانی افسر مطمئن ہوئے اور قافلہ دس بجے رات ٹمپل روڈ لاہور پر پہنچا (اسٹاف رپورٹر)

لندن ۳۰ دسمبر۔ پاکستان نے برطانیہ سے جو تیسرا بحری جہاز خریدا ہے۔ وہ پاکستان کے بحری بیڑے کو مارچ میں دیدیا جائیگا

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۳۱ دسمبر ۱۹۵۵ء

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد

ہمارا "ربوہ" چند خشک پہاڑیوں کے درمیان ایک بے آب و گیاہ وادی ہے۔ جو ارد گرد کی زمین سے تقریباً ۶-۷ فٹ بلند ہے۔ چونکہ بارش کا پانی بھی یہاں زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتا۔ اس لئے مدت سے یہ چٹیل میدان صحرا کی صورت اختیار کئے ہوئے تھا۔ سوائے ایک یا دو کیکر کے خام پروردہ درختوں کے تمام وادی میں درخت کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اگرچہ درخت کاری کی گزشتہ مہمات میں بہت سے شیشم اور کابلی کیکر کے درخت لگائے گئے ہیں۔ لیکن پانی کی کمی کی وجہ سے ان کی نشو و نما ابھی کچھ زیادہ امید افزا نہیں ہے۔

ارد گرد بے شک کچھ پہاڑیاں ہیں مگر وادی کی زمین پتھریلی نہیں ہے بلکہ ریتلی سی مٹی ہے۔ جو تھوڑی سی آمد و رفت سے لطیف فٹ گہرا گرد و غبار کا غلاف بن جاتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بہت سے ہینڈ پمپ لگ چکے ہیں۔ جن میں سے کچھ کھاری اور کچھ میٹھے ہیں ایک پانی نکالنے کی مشین بھی ہے۔ اس انتظام سے وہاں کے رہنے والوں کی روزانہ ضرورتیں ضرور خاطر خواہ پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ پانی تمام وادی کو سبزہ زار بنانے کے لئے ناکافی ہے۔ پچھلے سال جلسہ سالانہ کے دنوں میں پانی کے چھڑکاؤ کا انتظام خدا کے فضل سے بہت اچھا ہو گیا تھا۔ امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی چھڑکاؤ کا کچھ انتظام دوران جلسہ میں ہو گیا۔ مگر گزشتہ سال کے مقابلہ میں کم ہی تھا۔ مگر پچھلے سال کی نسبت اس دفعہ دیگر ضروریات کے لئے پانی زیادہ تھا۔ اس لحاظ سے کسی کو کوئی شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔ ہاں ایسی صورت میں گرد و غبار کا اڑنا تو لازمی تھا۔ خاصکر جبکہ ابھی بارش بھی نہ ہوئی۔ سو اس لحاظ سے بھی عموماً جلسہ پر آنے والے احباب کو شکایت کی بجائے خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہی سنا گیا۔ اور بجائے کدورت پیدا کرنے کے گرد و غبار تقدیس اور خلوص کے جذبات کو ابھارنے والے ثابت ہوئے کانوں میں یہی الفاظ پڑتے۔ کہ

"یہ پاک مٹی قسمت سے ہی ملتی ہے"۔

اکثر احباب قیمتی لباس پہنے اڑتی ہوئی خاک میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے گھومتے پھرتے تھے کچی اینٹوں کی بارکیں جو رہائش کے لئے بنائی گئی تھیں احباب سے بھرپور تھیں۔ اس کے علاوہ کچھ خیموں کا بھی انتظام تھا۔ ہر جماعت کے لئے الگ الگ بارکیں مخصوص تھیں۔ جن کی چھتیں بھی گھاس پھوس کی اور فرش بھی گھاس پھوس کا تھا۔ بارکیں تو صرف رات کو تھوڑی دیر پڑ رہنے کے لئے تھیں ورنہ احباب گرد و غبار کے باوجود آدھی آدھی رات تک پھرتے ہی رہتے تھے۔ کچھ احباب بازار میں پھرتے اور زیادہ تر رات کے جلسوں میں شریک ہوتے کچھ حضور سے ملاقات کرتے۔ اکثر احباب پچھلی رات تہجد اور یاد الٰہی میں گزارتے تھے۔ الغرض جلسے کی راتیں بھی اسی طرح بیدار تھیں جس طرح دن بیدار تھے۔ وہ وادی غیر ذی زرع وادی۔ جو ربوہ بننے سے پہلے جنوں، بھوتوں اور گیدڑوں کی وادی سمجھی جاتی تھی۔ جس میں رات تو رات دن کو بھی کوئی اکا دکا گزرنے کی جرأت نہ رکھتا تھا۔ اس وادی میں اب ایک شہر کی سی شان پیدا ہو گئی ہے بیشک ابھی دفاتر اور مکانوں کی عمارتیں کچی ہیں۔ مگر اس صورت میں بھی ربوہ پنجاب کے دیہات سے نہیں۔ بلکہ شہروں سے مناسبت رکھتا ہے۔ ابھی تک صرف ایک آدھ کوٹھی یا مکان پختہ بنا ہے۔ ریلوے سٹیشن اور پوسٹ آفس کی عمارتیں بھی کچی ہیں لیکن کوئی دیکھنے والا اسکو گاؤں نہیں کہہ سکتا اب یہ ایک قصبہ ہے۔ جس میں دوسرے بڑے بڑے قصبوں کی نسبت سے بھی بڑھ کر ہر ضرورت کی شے آسانی سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

ربوہ کی آبادی کے ساتھ گرد و نواح کے رہنے والوں کی بود و باش ہی بدل گئی ہے۔ ان کی اجناس دودھ۔ گھی اور انڈوں کی قیمتیں پڑنے لگی ہیں۔ اس سے پہلے تو ان چیزوں کی کوئی قیمت ہی نہ تھی۔ جلسے کے دنوں میں کچا دودھ آٹھ آنے سیر اور ایک انڈا دو آنے کے حساب سے ملتا رہا ہے۔ اگرچہ معمولی حالات میں یہ چیزیں کچھ کم قیمت پر بھی مل جاتی ہیں۔ لیکن بہرحال اب پہلے کی نسبت ارد گرد کے غریب لوگ جن کی زندگیاں پہلے بالکل دنیا سے کٹی ہوئی تھیں اور تقریباً جنگلی تھیں اب زیادہ سے زیادہ دنیا سے آشنا ہو رہے ہیں۔ اور ان کی طرز زندگی میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔

یہ ہے اس مقام کا مختصر سا موجودہ حال جس میں جماعت احمدیہ مرکز پاکستان کا تیسرا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حصہ لینے کے لئے نہ صرف پاکستان کے نزدیک و دور کے علاقوں سے احباب تشریف لائے۔ بلکہ بیرونی ممالک سے بھی احباب آئے۔ ابھی چند ہی دن ہوئے کہ مغربی افریقہ کے ایک دوست اسی غرض کے لئے تشریف لائے ہیں۔ جن کی آمد کی خبر ملک کے اخبارات نے بھی شائع کی ہے۔

اس ماحول میں حضور نے ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو صبح ½-۱۰ بجے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر جو حضور نے تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ آج کے الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ حضور کی باقی تقریر دل کا خلاصہ بھی انشاء اللہ شائع ہوتا رہے گا۔ جو حضور نے ۲۷، ۲۸ تاریخ کو فرمائیں۔

جو احباب کسی وجہ سے اس مقدس اجتماع میں شامل نہیں ہوئے الفضل ان تک وہ برکات تو شائد نہیں پہونچا سکتا۔ جو انہی احباب کا حصہ ہیں جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔ مگر پھر بھی ہم کوشش کریں گے کہ ایسے احباب کے سامنے جلسہ کا ایک خاکہ سا رکھ سکیں۔ تاکہ وہ بالکل محروم نہ رہیں۔

اس جلسہ کی خصوصیت یہ ہے کہ افتتاحی تقریر کے علاوہ جو دو تقریریں حضور نے ۲۷ اور ۲۸ تاریخوں میں فرمائیں۔ وہ اپنی اپنی نوعیت میں تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔ فی الحال ہم تو صرف ان کا خلاصہ ہی دے سکتے ہیں۔ حضور کی آخری دن کی تقریر علمی ہونے کی وجہ سے ایسی عظیم الشان ہے کہ جب تک ساری تقریر شائع نہ ہو اس کا جوہر نہیں نکل سکتا خلاصہ میں اس کا سمانا نہایت مشکل ہے۔

اس ضمن میں ایک بات البتہ ہم یہاں عرض کرتے ہیں۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ جماعت احمدیہ نعروں سے آج تک باز رکھی گئی ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس سے پرہیز کرتی آئی ہے۔ اس سال نعروں پر پابندی نہیں لگائی گئی تھی۔ اس لئے احباب "وقتاً فوقتاً" نعرۂ تکبیر اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ اور امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ حضور کی آخری دن کی علمی تقریر کے دوران میں جب احباب نے نعرۂ تکبیر اور اسلام زندہ باد کے نعرہ کے بعد امیر المومنین زندہ باد کا نعرہ لگایا تو حضور نے فرمایا کہ یہ موقعہ تو وہ تھا کہ تم "امیر المومنین زندہ باد" کی بجائے

"محمد رسول اللہ زندہ باد"

کا ایسا نعرہ لگاتے کہ تمہارے نعرہ سے آسمان تک گونج اٹھتا اس پر احباب نے محمد رسول اللہ زندہ باد کا واقعی گونجا دینے والا نعرہ لگایا۔ اور اس کے بعد نعرۂ تکبیر کے ساتھ محمد رسول اللہ زندہ باد کا نعرہ بلند ہوتا رہا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم اول)

نئی اک محبت کی بستی بسا دی

یہ نظم مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر سے قبل پڑھ کر سنائی۔

زمانے کی خوابیدہ قسمت جگا دی
نئی اک محبت کی بستی بسا دی

غزل اس طرح احمدیت کی گا دی
فلک جھوم اٹھا زمیں مسکرا دی

دکھائی کچھ اس طرح شانِ محمدؐ
دو عالم کی ہر شے نظر سے گرا دی

پلائی وہ جذبِ اخوت ملا کر
مرے دل کے ذروں نے بڑھ کر دعا دی

ترے عشق کا ہے یہ ادنیٰ کرشمہ
مری نیستی رشکِ ہستی بنا دی

جوانوں کو اخلاص کی آب دے کر
جوانی کی لاریب قیمت بڑھا دی

یہ ربوہ یہ وارفتگانِ محبت
ترے عزم کی کر رہے ہیں منادی

یہ ثاقب رہینِ خودی ہو چلا تھا
اسے خدمتِ دین کی لو لگا دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کے وہ لاعلاج مریض ہیں کہ اس مرض کو دُور کرنے کا خیال بھی ہمارے جسموں پر کپکپی لادیتا ہے

ہم ملک۔ آزادیاں، عزت، مال اور جانیں تک قربان کر دینگے لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑ سکتے

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور افتتاحی خطاب

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں اس وقت دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح کرنے کے لئے آیا ہوں۔ لیکن افتتاح سے پہلے معمولاً میں کچھ باتیں بھی کہا کرتا ہوں تاکہ وہ جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کے لئے ہدایت کا کام دیں۔ اور دعا کرتے وقت ممد و معاون ثابت ہوں

سب سے پہلے تو میں ایک رقعہ کے متعلق جو کسی دوست نے بھجوایا ہے کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ رقعہ یہ ہے کہ تمام دوستوں کی خواہش ہے کہ "یا مسیح الخلق عدوانا" کی قندیلیں جو سامنے لٹکائی ہوئی ہیں وہ ہٹائی جائیں کیونکہ اس صورت میں نصف کے قریب سامعین لیکچرار کو نہیں دیکھ سکتے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان قندیلوں کے لٹکائے جانے کے متعلق جو غلطی سے سٹیج پر ایسی جگہ لٹکائی گئی تھیں کہ حاضرین اور مقرر کے درمیان پردہ بن جاتی تھیں حقیقتِ حال بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اصل چیز اور مقدم چیز تو جلسہ ہے اور ایسی چیز جو اس میں مخل ہو یا تقریر میں روک بن جاتی ہو جائز نہیں۔ آپ نے ہدایت فرمائی کہ دعا کے بعد فوراً ان قندیلوں کو ہٹا دیا جائے۔ اور ایسی جگہ لگایا جائے جہاں وہ مخل نہ ہوں۔

حضور نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس کے بعد سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ تمام دوستوں کو معلوم ہے کہ میرا سارا سال بیماری میں ہی گزرا ہے۔ گزشتہ جلسہ کے بعد مجھے کھانسی اور نزلہ ہوا۔ پھر آواز بیٹھ گئی۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد مجھے اس بیماری سے افاقہ ہوا۔ لیکن دو ماہ کے بعد کوئٹہ میں نقرس کا دورہ ہوگیا۔ جو دو ماہ تک رہا۔ پھر کھانسی کا دورہ ہوا۔ جو چار ماہ رہا۔ پھر کچھ عرصہ آرام رہا پچھلے دنوں بخار کا شدید دورہ ہوا اور اب پھر کھانسی اور زکام ہے۔ ان بیماریوں کی وجہ سے مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں اتنا بوجھ اٹھا سکوں۔ جتنا بوجھ میں پہلے اٹھایا کرتا تھا۔ پس اگر احباب کو انتظام کے ماتحت کچھ قربانی کرنی پڑے اور انہیں ملاقات کا اتنا وقت نہ ملے جو پہلے ملا کرتا تھا۔ تو انہیں اس پابندی کو بخوشی خاطر قبول کرنا چاہیئے۔ کل مجھے آرام تھا لیکن رات کو تقریر کے نوٹ لکھنے کی وجہ سے مجھے زیادہ دیر تک جاگنا پڑا۔ پہلے تو میں رات کو کام کرنے کا عادی تھا۔ اور تین تین چار چار بجے تک کام کرتا رہتا تھا۔ لیکن اب بیماری کی وجہ سے میں سردی میں کام نہیں کرسکتا۔ کل نوٹوں کی وجہ سے میں سردی میں کام کرتا رہا۔ جس کی وجہ سے میرا گلا بیٹھ گیا ہے۔ اور نزلہ کے آثار پیدا ہوگئے ہیں۔ اس وقت مجھے گلے میں شدید درد ہو رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ سر میں بھی درد ہو رہا ہے۔ ناک اور کنپٹیوں میں بھی درد ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے میں خیال کرتا ہوں کہ میرے لئے تقاریر کو نبھانا مشکل ہوگا۔ اس وجہ سے احباب کو اور بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ کیونکہ گرد اڑنے کی وجہ سے بیماری کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس کے بعد میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ میں ابھی دعا کروں گا ہمارے لئے جس قسم کی مشکلات ہیں۔ اور جن حالات میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہ مشکلات اور حالات کسی دوسری قوم کو پیش نہیں آرہی ہماری حالت اس یتیم کی سی ہے۔ جس کے نہ صرف ماں باپ ہی فوت ہوگئے ہیں۔ بلکہ جس کا کوئی عزیز یا رشتہ دار بھی دنیا میں باقی نہیں رہا۔ دنیا کی کوئی قوم اس کو مونہہ لگانے کے لئے تیار نہیں۔ دنیا کی کوئی قوم اس سے خوش خلقی سے پیش آنے کے لئے تیار نہیں۔ دنیا کی کوئی قوم اس سے محبت سے ہاتھ ملانے کے لئے تیار نہیں۔ اور ہم جب بھی اس کے متعلق سوچتے ہیں تو ہمیں کوئی بھی ایسی بات نظر نہیں آتی۔ جس کی وجہ سے ہمارے ساتھ یہ عداوت کی جاتی ہے اور جس کی وجہ سے ہم سے بغض اور کینہ روا رکھا جاتا ہے۔ ہم نے کسی کا مال نہیں مارا۔ بلکہ جب دوسرے لوگ مال لوٹتے ہیں۔ تو ہم دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔ جب دوسرے لوگ ظلم کرتے ہیں تو ہماری جماعت کے لوگ اللاماشاء اللہ رحم اور ترس سے کام لیتے ہیں۔ جب دوسرے لوگ بغض اور کینہ دکھاتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ محبت اور پیار کا سلوک کرتے ہیں جب دوسرے لوگ ملک اور قوم کے ساتھ سچی ہمدردی نہیں رکھتے بلکہ ظاہرداری سے کام لیتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ ملک و قوم۔ ہم مذہبوں، مسلمانوں اور تمام بنی نوع انسان سے خواہ وہ اسلام سے نسبت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں سب کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ دنیا ہمیں گردن زدنی سمجھتی ہے ہمیں سب کی بھلائی مدنظر رہتی ہے۔ دنیا ہمیں مونہہ نہیں لگاتی تو یہ اس لئے نہیں کہ ہم نے اس کا کچھ بگاڑا ہے۔ وہ ہم سے تعلق نہیں جوڑتی تو اس لئے نہیں کہ ہم نے کسی پر ظلم کیا ہے۔ بلکہ وہ ہمیں اس لئے مونہہ نہیں لگاتی۔ کہ ہم نے اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے آقا سے مونہہ لگا لیا ہے۔ دنیا کی ہمارے ساتھ یہ دشمنی اسی وجہ سے ہے۔ اور ہم اس وجہ سے اپنے آقا کو چھوڑ نہیں سکتے۔ یہ وہ چیز ہے جس پر ہم اپنے وجودوں کو بھی قربان کرسکتے ہیں۔ ہم اسے نہ حکومت کی خاطر چھوڑ سکتے ہیں۔ اور نہ ہم کسی عقیدہ کی خاطر چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کو کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمارے دشمنوں کو سوائے اس کے ہمارے ساتھ اور کوئی دشمنی نہیں۔ کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی آواز کو سن لیا۔ اور یہ ایسی چیز نہیں جس کا ہمارے پاس کوئی علاج ہو۔ اگر مال کا سوال ہوتا تو ہم کہتے چلو مال کے لئے ہمیں ساری دنیا سے بگاڑنے سے کیا غرض اسے چھوڑ دو۔ اگر ملک کا سوال ہوتا تو ہم کہتے اس کو چھوڑ دو۔ ہمیں ساری دنیا سے عداوت لینے سے کیا غرض اگر عزت کا سوال ہوتا تو ہم کہتے ہمیں ساری دنیا سے لڑائی سہیڑنے سے کیا غرض اسے چھوڑ دو۔ مگر یہ لوگ تو ہم سے اس چیز کو چھڑانا چاہتے ہیں۔ جسے چھوڑ کر نہ ہمارا دنیا میں کچھ رہتا ہے۔ اور نہ آخرت میں۔ یہ لوگ ہم سے خدا چھڑانا چاہتے ہیں۔ اور اس کا ایک ہی جواب ہے کہ تم ہم سے ملک لے لو۔ تم ہماری آزادیاں لے لو۔ تم ہماری عزت لے لو۔ تم ہمارے مالوں پر قبضہ کر لو۔ ہم اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کو چھوڑنے پر تیار نہیں

پس ہماری حالت اس قسم کی ہے جس کو لاعلاج مرض کہتے ہیں۔ ہمارا مرض وہ ہے۔ جس کو دور کرنے کا خیال بھی ہمارے جسموں پر کپکپی لا دیتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرنا مرض ہے۔ اگر اس کی باتوں کو ماننا مرض ہے۔ اور یہ ایسی متعدی مرض ہے جس سے دنیا ڈرتی ہے کہ یہ ہمیں نہ لگ جائے تو ہم کہیں گے کہ خواہ اس کے بدلہ میں ہمارے جسم کی ایک ایک بوٹی بھی جدا ہو جائے۔ خواہ اس کے بدلہ میں ہماری جان اور مال بھی تباہ ہو جائیں۔ ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے۔ اور بیماریاں تو قابل علاج ہیں لیکن ہماری اس بیماری کا کوئی علاج نہیں۔ اور نہ صرف اس کا کوئی علاج ہی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس میں مبتلا رہنے کو ہم فخر سمجھتے ہیں۔ اور اس کے علاج کو عذاب سمجھتے ہیں۔ اس مرض کی دوا اور دارو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کے ہاتھ میں نہیں۔ آؤ ہم اپنے رب کے حضور یہی عرض کریں کہ اے ہمارے رب ابھی ہم نے اپنے مونہوں سے کہا ہے۔ کہ ہم تیرے ہو گئے ہیں اور دنیا ہم سے عداوت کر رہی ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہماری موتیں اسی حالت میں ہو جائیں۔ تو نہ ہم دنیا کے رہتے ہیں اور نہ دین کے۔ دنیا کے لوگوں نے ہم سے اس لئے مونہہ نہیں لگایا ہے کہ ہم نے تجھ سے مونہہ لگا لیا ہے۔ اور نہ ہم تیرے بندے بنے کیونکہ ہم نے مونہوں سے کہا کہ ہم تیرے ہو گئے ہیں۔ لیکن ہم نے عملی طور پر اسے نہیں کیا۔ اے خدا تو ہمارے اندر ایسی تبدیلی پیدا کر دے۔ کہ دنیا ہماری مخالفت کرتی ہے تو کرتی جائے لیکن ہم نے تیری محبت کا جو دعوےٰ کیا ہے ہم اس میں صادق بن جائیں۔ ہم اس میں سچے بن جائیں۔ اور خالص طور پر تیرے بن جائیں۔ پھر تمام عداوتیں ہمارے لئے راحت ہوں گی۔ دنیا جس کو دوزخ سمجھتی ہے ہم اسے خوشی سے گلے لگائیں گے۔ کیونکہ جس کو تو مل گیا اسے سب کچھ مل گیا تیرے لئے گالیاں سننا ساری دنیا سے بہتر ہے۔ اے خدا تو ہمارے اس دعوےٰ کو حقیقی بنا دے۔ اور ہمارے اندر اپنا عشق پیدا کر دے۔ تو ہمارے اندر اپنا لگاؤ پیدا کر دے۔ تیرے وجود کے سوا باقی دنیا ہماری نظروں سے غائب ہو جائے۔ بجائے اس کے کہ ہم دنیا کی طرف نظر اٹھائیں۔ دنیا ہمیں خود ہی نظر نہ آئے۔ صرف تیرا ہی چہرہ ہمارے سامنے رہے۔ دنیا کی ہر چیز ہم سے چھینی جاسکتی ہے۔ لیکن تو ہم سے نہ چھینا جاسکے۔ آؤ ہم خدا تعالیٰ سے مدد کے لئے عرض کریں کہ ہم ہزاروں

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ کالم اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا پیغام

جماعتہائے ہندوستان کے نام

"احمدیت ایک صوفیوں کا فرقہ نہیں ہے بلکہ احمدیت ایک تحریک ہے ایک پیغام آسمانی ہے جو دنیا کو بیدار کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے ایسے وقت میں نازل ہوا ہے۔ جبکہ دنیا خدا کو بھول چکی تھی اور مذہب سے بیزار ہو چکی تھی اور اسلام ایک نام رہ گیا تھا اور قرآن صرف ایک نقش رہ گیا تھا۔"

"جہانتک فرد کی اصلاح کا سوال ہے کسی ایک فرد کا بھی اس طریق کو اختیار کرنا احمدیت کے مقصد کو پورا کر دیتا ہے۔ لیکن جہانتک اسلام کو دنیا میں پھیلانے کا سوال ہے کسی ایک فرد یا دس افراد یا دس ہزار افراد کے ساتھ بھی یہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ مقصد اسی وقت پورا ہو سکتا ہے جبکہ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو ہندوستان اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیا جائے۔"

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ھُوَ النّاصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اے برادران کرام جو قادیان میں مسنون جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہندوستان کے مختلف کناروں سے جمع ہوتے ہیں۔ میں پہلے تو آپ لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ مرکز میں اس کے مقرر کردہ جلسہ میں اس کے مامور کے مقرر کردہ ایام میں خدائے وحدہٗ لاشریک کا ذکر بلند کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت ایک صوفیوں کا فرقہ نہیں ہے بلکہ احمدیت ایک تحریک ہے۔ ایک پیغامِ آسمانی ہے جو دنیا کو بیدار کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے ایسے وقت میں نازل ہوا ہے جبکہ دنیا خدا کو بھول چکی تھی اور مذہب سے بیزار ہو چکی تھی اور اسلام ایک نام رہ گیا تھا اور قرآن صرف ایک نقش رہ گیا تھا۔ نہ اسلام کے اندر کوئی حقیقت باقی رہ گئی تھی اور نہ قرآن کے اندر کوئی معنے رہ گئے تھے۔ اسلام اسلام کہنے والے تو کروڑوں دنیا میں موجود تھے۔ قرآن پڑھنے والے بھی کروڑوں موجود تھے۔ لیکن نہ مسلمان کہلانے والے اسلام پر غور کرتے تھے نہ قرآن پڑھنے والے قرآن کے معنے سمجھتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس غفلت اور اس سستی کو دور کرے اور اسلام کو نئے سرے سے دنیا میں قائم کرے اور پھر اپنا وجود اپنے تازہ نشانوں کے ساتھ دنیا پر ظاہر کرے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی کمالات اپنے پیروؤں اور اپنے جانشینوں کے ذریعہ سے دنیا کو دکھائے اور آپ کے حسن سے جہان کو روشناس کرے پس جہانتک فرد کی اصلاح کا سوال ہے کسی ایک فرد کا بھی اس طریق کار کو اختیار کر لینا احمدیت کے مقصد کو پورا کر دیتا ہے۔ لیکن جہانتک اسلام کو دنیا میں پھیلانے کا سوال ہے کسی ایک فرد یا دس ہزار افراد کے ساتھ بھی یہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ مقصد اسی وقت پورا ہو سکتا ہے جبکہ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو ہندوستان اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیا جائے سوتوں کو جگایا جائے۔ غافلوں کو ہوشیار کیا جائے۔ وہ جن کو توجہ نہیں ان کو توجہ دلائی جائے وہ جو اسلام سے متنفر ہیں ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا کی جائے جو اسلام سے ناواقف ہیں انہیں اسلام سے واقف کیا جائے۔ کوئی کان نہ رہے جس میں اسلام اور احمدیت کی آواز نہ پڑے۔ کوئی آنکھ نہ رہے جو احمدیت کے لٹریچر کے پڑھنے سے محروم ہو۔ کوئی دل باقی نہ ہو جس کو خدائے وحدہٗ لاشریک کے سندیسے سے آگاہ نہ کر دیا جائے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ یہ کام بغیر تنظیم کے۔ بغیر کوشش کے۔ بغیر جدوجہد کے۔ بغیر سعی یا تمنا ہی کے پورا نہیں ہو سکتا۔ آپ کے دل بے شک اس صدمہ سے چور رہوں گے کہ ایک بڑی بھاری جماعت کرٹ کے ٹکڑے ہو گئی ہے اور آپ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں تھوڑے سے رہ گئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ جو آج قادیان میں جمع ہوئے ہیں وہ ان سے بہت زیادہ ہیں جو ۱۸۹۱ء کے جلسہ میں قادیان میں جمع ہوئے تھے۔ وہ ان سے بہت زیادہ تھے جو ۱۸۹۲ء کے جلسہ قادیان میں جمع ہوئے تھے۔ وہ ان سے بھی بہت زیادہ تھے جو ۱۸۹۳ء کے جلسہ میں قادیان میں جمع ہوئے تھے۔ وہ ان سے بھی زیادہ ہیں جو ۱۸۹۴ء کے جلسہ میں قادیان میں جمع ہوئے تھے۔ اور وہ ان سے بھی زیادہ ہیں جو ۱۸۹۵ء کے جلسہ میں قادیان میں جمع ہوئے تھے۔ لیکن یہ ۱۸۹۱ء اور ۱۸۹۲ء اور ۱۸۹۳ء اور ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۵ء میں قادیان میں جمع ہونے والے لوگ ہر سال اس یقین سے زیادہ سے زیادہ معمور ہوتے چلے جاتے تھے کہ ہم دنیا پر غالب آنے والے ہیں اور دنیا کو احمدیت کی تعلیم منوانے والے ہیں۔ آپ لوگ تو ان سے بہت زیادہ ہیں آپ کی مالی حیثیت بھی ان سے زیادہ ہے آپ کی دنیوی تعلیمیں بھی ان سے زیادہ ہیں صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ ان لوگوں والا ایمان پیدا کریں اور یہ آپ کے لئے کوئی مشکل بات نہیں کیونکہ وہ نشان جو ان لوگوں کے سامنے تھے ان سے بہت بڑے نشان آپ کے سامنے ہیں۔ ۱۸۹۵ء کے بعد تیرہ ۱۳ سال برابر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نشانات ظاہر ہوتے رہے اور آپ کی وفات سے لیکر اس وقت تک بھی آپ کے نشانات نئی نئی صورتوں میں دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ پھر خدا نے میرے ذریعہ سے بہت سے اپنے غیب ظاہر کئے ہیں جو کہ مردوں کو زندہ کرنے والے۔ بہروں کو شنوائی بخشنے والے اور اندھوں کو بینائی بخشنے والے ہیں۔ پس آپ کے ایمانوں کو زیادہ کرنے والے سامان موجود ہیں وہ ان لوگوں سے بہت زیادہ ہیں جو ۱۸۹۵ء کے لوگوں کو میسر تھے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ آپ لوگ اپنے اوقات کو ان نشانوں کے پڑھنے اور سوچنے اور ان پر غور کرنے میں صرف کریں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اگر آپ ایسا کریں تو دنیا کی محبت آپ کے دلوں سے یقیناً سرد ہو جائے گی اور دین کی محبت کی آگ آپ کے دلوں میں سلگنے لگ جائے گی اور آپ صرف انہی نشانوں پر جو ظاہر ہو چکے ہیں زندہ نہیں رہیں گے بلکہ خدا تعالیٰ آپ کے اندر سے بولنے لگے گا اور آپ خود خدا تعالیٰ کا ایک نشان بن جائیں گے۔

کیا یہ سچ نہیں کہ ہمارا خدا سب دنیا کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ دنیا کا ذرہ ذرہ اس کا مملوک اور غلام ہے ... سمجھیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ دنیا کی تمام بادشاہتیں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتیں جتنا کہ ایک مچھر ایک ہاتھی کے مقابلہ میں حیثیت رکھتا ہے۔ پھر آپ کے حوصلوں کو پست کرنے والی کیا چیز ہے؟ صرف ارادے کی کمی ہے۔ ورنہ نشانوں کی کوئی کمی آپ کے پاس نہیں۔ آج آپ لوگ یہ عہد کر لیں کہ ہم احمدیت کو نئے سرے سے پھر ہندوستان میں قائم کریں گے۔ اس کے گوشے گوشے میں احمدیت کا پیغام پہنچا دیں گے۔ اس کے خاندان خاندان سے احمدیت کے سپاہی نکال کر لائیں گے اس کی قوم قوم کو احمدیت کا غلام بنا کر چھوڑیں گے اور یہ کام مشکل نہیں ہے حق ہمیشہ غالب ہوتا ہے اور ناراستی ہمیشہ مغلوب ہوتی ہے۔ پس آپ لوگوں کو چاہیئے کہ (۱) ایک تو اس بات کا عزم کر لیں کہ ایک زندہ احمدی کی زندگی آپ بسر کریں گے نہ کہ مردہ احمدی کی (۲) آپ اپنے علاقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے ارد گرد احمدیت کے پیغام کو اس زور سے پھیلائیں گے کہ لوگ مجبور ہو جائیں اس پر کان دھرنے کیلئے اور لوگ مجبور ہو جائیں اس کو ماننے کے لئے (۳) صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ مل کر سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت کے لئے ایک وسیع سکیم بنائیں گے کہ ہندوستان کی ہر زبان بولنے والوں کے لئے احمدی لٹریچر موجود ہو (۴) اپنے نوجوانوں کو یہ تحریک کریں گے کہ وہ زندگیاں وقف کریں اور دین سیکھیں اور پھر اپنے اپنے علاقوں میں دین پھیلانے کی طرف توجہ کریں۔ (۵) قادیان میں پریس کے قیام کے لئے کوشش کریں گے کہ بغیر قادیان میں پریس کے قیام کے باقاعدہ لٹریچر باہر کی جماعتوں کو نہیں پہنچ سکتا۔ (۶) اپنے چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گے اور نئے آنے والے احمدیوں پر بھی چندوں کی اہمیت ظاہر کریں گے تاکہ جماعتی فنڈ مضبوط ہو اور تبلیغ کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے (۷) جلسہ سالانہ میں تو اب آپ لوگ آنے شروع ہو ہی گئے ہیں لیکن اس کے علاوہ بھی قادیان میں آتے رہیں گے۔ تاکہ مرکز سے آپ کے تعلقات زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں اور آپ لوگوں کے آنے سے مرکز والوں کا حوصلہ بلند رہے اور مرکز کے لوگوں کے ساتھ ملنے سے آپ کے ایمان میں تازگی ہو۔ اگر آپ لوگ ان باتوں پر عمل کریں گے تو میں امید کرتا ہوں کہ اگلے سال کا جلسہ اس سال کے جلسے سے بہت بڑا ہو گا اور اگلے سال کی جماعت اس سال کی جماعت سے زیادہ مخلص ہو گی۔ اور اگلے سال کی مالی وسعت اس سال کی مالی وسعت سے کہیں بڑھ کر ہو گی اور خدا تعالے کے فضل کی ہوائیں چلنے لگ جائیں گی۔ مایوسی کے بادل چھٹ جائیں گے۔ امیدیں دلوں میں کلبلانے لگ جائیں گی۔ عزم اور یقین قلوب میں ڈیرہ لگائیں گے اور پھر احمدیت کی روحانی فوج بنی نوع انسان کو گھیر کر خدا تعالے کے دروازہ کے آگے لانے کے لئے ایک پرشوکت اور پرہیبت مارچ کر رہی ہو گی۔ خدا تعالے آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

کتاب "اصحاب احمد" کی اشاعت میں التواء

مکرمی ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت قادیان نے عرصہ دراز کی محنت و تلاش کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے حالات جمع کر کے کتابی صورت میں مرتب کئے ہیں۔ کتاب کی کاپیاں بالکل تیار تھیں کہ ایک اچانک مجبوری کی وجہ سے اس جلسہ پر شائع نہ ہو سکی۔ ان شاء اللہ تعالے جنوری میں ضرور شائع ہو جائے گی کاپیاں پریس میں ہیں۔ اکثر احباب اس کے منتظر ہوں گے ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کر رہا ہوں۔

راقم محمد اسماعیل پانی پتی

حضرت امیر المومنین کی افتتاحی تقریر۔ بقیہ ص ۳

تیرے نام پر جمع ہوئے ہیں تو ہمیں اپنا لے۔ اور ہمارے ساتھ باقی ساری دنیا کو بھی اپنا لے۔ دشمن بے شک ہمارے ساتھ دشمنی کرتا ہے۔ لیکن وہی دشمن ہے وہی دشمنی کرتا ہے۔ ہماری اس کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔ لوگ بے شک ہماری مخالفت کریں۔ لیکن ہماری ان سے کوئی مخالفت نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ خدا کا چہرہ اسے بھی نظر آنے۔ ان کے دلوں میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہو جائے تا وہ اپنی سستیوں اور غفلتوں سے ہٹ کر دین کی خدمت میں لگ جائیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت دنیا پر پھر اسی طرح قائم ہو جائے۔ جس طرح وہ ۱۳۰۰ سال قبل قائم ہوئی تھی۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے ایک لمبی دعا فرمائی۔ (نامہ نگار)

درخواستہائے دعا

مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ سیلون کئی روز سے ضعف اور کثرت پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں اور چلنے میں کمزوری کی وجہ سے دشواری محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گذشتہ ہفتہ سے سخت زکام اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

وکیل التبشیر ربوہ

(۲) میری اہلیہ صغریٰ بیگم عرصہ دو ہفتہ سے بعارضہ نمونیہ و بخار بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب دردمندانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد طفیل ننگلی حال چک ۳ R.B کریانوالہ ڈاکخانہ کھوڑ ڈیانوالہ ضلع لائلپور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

مجالس انصار اللہ کے لئے تعلیمی کورس

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ نے جماعت احمدیہ کی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال اور بجنات اماء اللہ کی مجالس قائم فرمائیں۔ یہ مجالس کام کرتی چلی آ رہی ہیں۔ مگر جیسا کہ کام کرنے کا حق ہے وہ نہیں ہو رہا۔ بالخصوص پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کے بعد سے انصار اللہ کا کام جمود کی حالت میں تھا۔ اب مرکزی دفتر قائم ہو گیا ہے اور تمام مجالس کو ہر جگہ مستعدی سے کام کرنا چاہیئے اور اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں بھجوانی چاہیئے۔

(۲) یہ امر ظاہر ہے کہ علم کے بغیر عمل ثابت نہیں ہو سکتا اور اگر ہوتا ہے تو وہ نتیجہ اور انجام کے لحاظ سے زیادہ مؤثر نہیں ہوتا۔ پس احباب کو اپنی علمی قوت بڑھانے کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ اس کے لئے سب سے پہلے ہم نماز کو لیتے ہیں۔ کیونکہ پانچ بناء اسلام میں فریضۂ نماز ہی ایسا رکن ہے۔ جو دن میں پانچ مرتبہ ان کے ایمان پر مہر لگاتا ہے اور اس کے مومن ہونے کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ سادہ نماز اور باترجمہ نماز انصار اللہ کے ہر ممبر کو آنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ ماہ فروری ۱۹۵۱ء تک کا عرصہ مقرر کیا جاتا ہے۔ چاہیئے کہ اس عرصہ میں ہر مجلس کے مہتمم تعلیم و تربیت اپنے اپنے ممبران کو نماز سادہ اور نماز باترجمہ سے واقف کرا دیں۔ نماز کا سبق روزانہ ہو۔ جس میں تمام ممبران کی حاضری لازمی ہے۔ مارچ ۱۹۵۱ء کے پہلے ہفتہ میں امتحان ہو گا۔ جس کا نتیجہ مرکزی دفتر شائع کرے گا۔

تمام مجالس انصار اللہ مندرجہ تعلیمی کورس نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس کے مطابق تعلیم جاری کر دیں اور عرصہ مقررہ کے اندر اندر وہ ہر ممبر کو اس قابل بنا دیں کہ وہ نماز سادہ اور نماز باترجمہ اچھی طرح سے بیان کر سکے۔

قائد تعلیم و تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

فلسفہ نماز باجماعت و زکوٰۃ

یہ ایک سولہ صفحہ کا تربیتی رسالہ ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر سے لیا گیا ہے۔ ہم نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ نظارت ہذا کی رائے میں جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مفید رسالہ ہے۔ مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح نے اسے چھپوایا ہے۔ اس میں نماز باجماعت اور نماز کی اہمیت بتائی گئی ہے احباب قریشی صاحب موصوف سے یہ رسالہ خرید کر کے فائدہ اٹھائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

احباب سے دردمندانہ درخواست دعا

"احباب جماعت" کو ایک گذشتہ مضمون میں یہ خوشخبری دے چکا ہوں کہ حکومت سپین نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ شائع کرنے کی اجازت دے دی تھی اور بندہ کا پروگرام ۱۲ دسمبر کو میڈرڈ سے کراچی ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہونے کا تھا۔ کتاب بڑی کوشش کے بعد ۹ دسمبر تک مکمل ہو جانی تھی کہ اچانک وزیر تعلیم نے اپنے ایک خاص آرڈر کے ذریعہ مطبع والوں کو کتاب کی طباعت اور اشاعت روک دی۔ بندہ ہر ممکن طریق سے کوشش کر رہا ہے کہ جب ایک بار کتاب کے شائع ہونے کی سنسر شپ والے اجازت دے چکے تھے۔ بغیر کسی وجہ کے کیوں اس کی اشاعت روک دی جاتی ہے

احباب سے دردبھری درخواست دعا ہے کہ خصوصیت سے اللہ تعالے کے حضور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالے اپنے دین کی اشاعت کی خاطر ہر مشکل دور فرمائے اور وزیر تعلیم کے دل کو نرم کر دے کہ وہ اپنا حکم واپس لے لے۔ آمین

دراصل ایک مخالف کی شکایت پر یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ مذہبی آزادی تو اس ملک میں ہے نہیں محض شکایت پر ہی کتاب کی اشاعت روک دی۔

خاکسار کرم الٰہی ظفر

اعلان منجانب دار القضاء

مکرم ولایت محمد صاحب طاہر منیجر یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی بوریوالہ ملتان نے مکرم محمد یامین صاحب پسر محمد اسماعیل صاحب احمدی سیمنٹ بلڈنگ رتن باغ لاہور سے مبلغ ۳۷۵/ روپے دلانے کی درخواست دے رکھی ہے مگر محمد یامین صاحب موصوف کو اطلاع دینے وغیرہ کے سلسلہ میں معمولی طریق سے کامیابی نہیں ہو سکی۔ اس لئے اب مجبوراً بذریعہ اخبار ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس کی پیروی کیلئے ۲۵ / ۱ / ۵۱ کو دفتر ہذا میں پہنچ جائیں یا اپنا باقاعدہ قائمقام بھیج کر پیروی کریں ورنہ ان کی غیر موجودگی میں قاعدہ کے مطابق کارروائی کی جا سکے گی۔

ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقاریر

۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ اجلاس اول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

ذکر حبیب

سب سے پہلی تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی "ذکر حبیب" کے موضوع پر تھی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ میں نے اپنی عمر میں سوائے ایک دفعہ کے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باہر روتے نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ سیر کو جاتے وقت کسی نے عرض کیا۔ حضور فلاں لڑکا کلام پاک بڑا اچھا پڑھتا ہے۔ حضور نے سنا تو فوراً فرمایا اسے بلاؤ۔ اور پھر تلاوت سے لطف اندوز ہونے کے لئے وہیں کھیت کی ایک منڈیر پر ہی بیٹھ گئے۔ اس لڑکے کی آواز نہایت ہی سریلی تھی۔ اور اس نے نہایت خوش الحانی سے کلام پاک کی تلاوت کی۔ صرف اس وقت میں نے دیکھا کہ حضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور وہ ٹپ ٹپ نیچے گر رہے تھے۔ حضور نماز میں تو انتہائی گریہ زاری کرتے ہوئے بھی دیکھے گئے تھے۔ لیکن باہر لوگوں میں سوائے اس موقع کے میں نے کبھی حضور کو روتے نہیں دیکھا۔ حضور نماز کے اندر دعا کے زیادہ قائل تھے۔ فرمایا کرتے تھے وہ لوگ غلطی پر ہیں۔ جو یہ کہا کرتے ہیں کہ نماز کے اندر عربی کے سوائے کسی زبان میں دعا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اپنی زبان میں تو زیادہ جوش اور رقت پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا مسنون دعاؤں کے علاوہ اگر کسی کو عربی اتنی زیادہ نہ آتی ہو۔ تو چاہیے کہ وہ اپنی زبان ہی میں دعا مانگ لیا کرے آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ نماز پڑھتے وقت تو انسان کی وہی حالت ہوتی ہے جیسے کہ وہ کسی بادشاہ کے حضور ہو۔ لہٰذا چاہیے کہ وہ وہیں اپنی ساری گذارشات کرے۔ سلام کے بعد تو گویا وہ دربار سے باہر نکل آتا ہے۔

ڈگریاں خود بخود آنے لگیں

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا میں جب بی اے میں فیل ہو گیا۔ تو ایک دن میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں بی۔ اے کا امتحان دے لوں۔ فرمایا۔ اب آپ قادیان میں آ گئے ہیں۔ اب آپ کو امتحانوں کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے عرض کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ بی۔ اے کی ڈگری لے لوں۔ فرمایا۔ ڈگریاں خود بخود آ جائیں گی۔ میں حیران ہو گیا کہ ڈگریاں خود بخود کیسے اور کس طرح آئیں گی۔ حضور کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور گذر گیا۔ لیکن کوئی ڈگری نہ آئی۔ مگر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ خدا کا پیارا اور برگزیدہ ایک بات کہے۔ اور وہ پوری نہ ہو۔ جونہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دور آیا۔ حضور نے مجھے لندن برائے تبلیغ بھیجا اور وہاں سے امریکہ جانے کا بھی حکم صادر فرمایا۔ اور وہاں متعدد یونیورسٹیوں نے مجھ سے اپنے ہاں لیکچر کروائے۔ اور مجھے ہر ایک یونیورسٹی نے ایک ایک ڈگری دی۔

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا۔ الہام الٰہی کے ذریعے جو انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئے۔ وہ تو ہم نے پورے ہوتے دیکھے ہی تھے۔ ہم نے تو ان باتوں کو بھی کماحقہ پوری ہوتے دیکھا۔ جو الہام الٰہی کے مطابق نہ تھیں۔ ان میں سے ایک یہی ڈگریوں کے خود بخود آ جانے والی بات ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فتوے اکثر خود نہیں فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ اکثر پوچھنے والوں کو حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اور اکثر فتوے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے ہی لکھوائے ہوئے ہوتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ ایک شخص نے حضور سے پوچھا میرا ایک عزیز فوت ہو گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس کو کسی طرح ثواب پہنچاؤں۔ حضور نے فرمایا۔ مُردوں کے ثواب پہنچانے کے دو ہی طریقے ہیں۔ دعا۔ یا صدقہ۔ بعض صوفیاء نے قرآن شریف کا کوئی حصہ پڑھ کر بخش دینے کو بھی ثواب پہنچنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ لیکن احادیث صحیحہ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

اگر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی خواب بیان کیا کرتا تھا۔ تو آپ اس کی تعبیر اکثر یہی فرمایا کرتے تھے کہ اچھا ہے۔ یا مبشر ہے۔ عام حالتوں میں اس سے زیادہ کبھی نہیں کہا کرتے تھے۔ سوائے ایک دفعہ کے جب میں نے عرض کیا۔ کہ میں نے ایک آدمی کالو نامی کو اپنے گھر میں گھس کر اپنی بیوی سے باتیں کرتے دیکھا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ خواب بُرا نہیں۔ اگر آپ کے گھر میں حمل ہے۔ تو لڑکا پیدا ہوگا۔ اور حضور کی تعبیر کے مطابق ایسا ہی ہوا۔

ایک دفعہ تجویز ہوئی۔ کہ لاہور میں ایک جلسہ کیا جائے۔ فرمایا۔ اچھی تجویز ہے۔ لیکن اس پر تجویز کیا گیا کہ ایسے موقع پر احمدیوں کی ایک امتیازی وردی سی ہونی چاہیئے۔ فرمایا۔ پگڑیاں سبز ہونی چاہئیں۔ وہ جلسہ تو پھر نہ ہو سکا لیکن میں حضور کے اس ارشاد کے مطابق آج تک سبز پگڑی ہی باندھتا چلا آ رہا ہوں۔ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے امریکہ میں اپنے دو ایک کامیاب لیکچروں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ امریکہ میں قیام کے دوران ہی میں ایک دفعہ مجھے ایک عورت کا خط ملا کہ مجھے ایک مشرقی بزرگ اکثر خواب میں ملتا ہے۔ اور مجھے میری مشکلات کا حل بتاتا ہے۔ کیا آپ میری یہ الجھن دور کر سکتے ہیں۔ کہ وہ بزرگ کون ہے۔ میں نے جواب میں اُسے تین فوٹو بھجوائے۔ ایک اپنا۔ ایک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا۔ اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ اس عورت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو رکھ لیا اور باقی دونوں لوٹاتے ہوئے لکھا۔ بس مجھے وہ رہنما مل گیا۔ جو اکثر خوابوں میں آتا ہے۔ اس کے بعد میں نے اُسے تبلیغی خطوط بھی لکھے۔ اور وہ عورت اسلام لے آئی۔

تصویر کیوں کھنچوائی

حضور فرمایا کرتے تھے۔ ہم نے تصویر کھنچوانے کو محض تبلیغ کی خاطر جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ بعض قیافہ شناس لوگ محض تصویر دیکھ کر ہی اندازہ کر لیتے ہیں۔ کہ یہ شخص کیسا پارسا اور بزرگ ہے۔ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے شملے میں راجہ کے ایک نجومی کو حضور کا فوٹو دکھانے کا واقعہ بیان فرمایا جس نے دیکھتے ہی انگریزی میں یہ کہا تھا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ شخص اللہ کا رسول ہے"

اور پھر اسی طرح امرتسر میں ایک رمال قسم کی اسرائیلی عورت نے حضور کی تصویر دیکھتے ہی کہا۔ کہ "یہ تو کوئی خدا کا اسرائیلی نبی ہے" تقریر کے آخر میں حضرت مفتی صاحب نے وہ واقعات بیان فرمائے۔ کہ کس طرح وہ حضور کے حکم کے ماتحت ایک یہودی مسیو اسے عبرانی سیکھنے کے لئے گئے۔ اور پھر اس مسیو کے بھائی سلمان سے عبرانی سیکھی۔ مفتی صاحب نے فرمایا۔ جس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبے کو میں۔ مرزا ایوب بیگ صاحب۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے جاتے تھے۔ اس شام کو حضور نے مجھ سے فرمایا۔ میں نے دعا کی تھی۔ کہ اس خطبے کے پورے ہو لینے کے بعد صدقہ دوں گا۔ پس یہ دس روپے لے کر اس یہودی سلمان کو دے دو۔ وقت کی قلت کے باعث حضرت مفتی صاحب اس محبوب ذکر کو تادیر جاری نہ رکھ سکے اور آپ کے بعد پروگرام کے مطابق جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے فیلو پنجاب یونیورسٹی وہیڈ آف دی فلاسفی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ کالج لاہور نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شدید مخالفت کے باوجود کامیابی" کے موضوع پر تقریر شروع کی (جسے ہم جلسہ کی تمام کاروائی کے چھپ جانے کے بعد اصل صورت میں بھی شائع کر دیں گے)

قاضی محمد اسلم کی تقریر

آپ نے فرمایا۔ دنیا میں ہمیشہ ہی مامور آتے رہے ہیں۔ اور ہمیشہ ہی اُن کے متعلق اُن کے زمانے نے یہ سوال اُٹھایا ہے۔ کہ آیا وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں یا نہیں۔ آج بھی ایک مامور کے آنے پر اس کی قوم میں یہ سوال درپیش ہے۔ باوجود اس کے کہ ایک لمبا زمانہ بنی نوع انسان پر گذر گیا ہے۔ اور تاریخ میں پہلے ماموروں اور اُن کی قوموں کے بیشتر حالات موجود ہیں اور عقلیں ایک عرصہ سے صیقل ہو رہی ہیں۔ آسمانی کتب موجود ہیں۔ وہ تمام روحانی قرائن بھی موجود ہیں۔ جن کی کسوٹی پر مامورین کو پرکھا جاتا رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حق وصداقت کی سب سے بڑی کسوٹی قرآن شریف ہمارے پاس موجود ہے۔ اس زمانہ کے لوگ پھر اسی قسم کے سوال اور اعتراض اُٹھا رہے ہیں جیسے کہ پہلے زمانوں میں اُٹھائے جاتے رہے۔ وہ عہد گذشتہ کے حالات پر نظر دوڑانے کی بجائے خود ہی اعتراض گھڑتے ہیں۔ اور ان کو پرکھنے کے لئے خود ہی چند معیار اور کسوٹیاں بناتے ہیں اور پھر جب ان خود ساختہ جعلی کسوٹیوں پر کوئی پورا نہیں اُترتا تو مخالفت پر اُتر آتے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ کہ گذشتہ ماموروں کے حالات کو دہرایا جائے۔ اور انہی سے فائدہ اُٹھایا جائے۔

ایک بڑی دلیل

آپ نے فرمایا۔ ماموریں کی صداقت کی ایک بڑی دلیل یہ ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں غلبہ عطا کرتا ہے۔ خواہ وہ غلبہ روحانی ہو یا جسمانی۔ عام لیڈروں اور ڈکٹیٹروں کی قسم کا غلبہ نہیں۔ بلکہ اُن سے کلیتہً مختلف۔ زمانہ ان کے مخالف ہوتا ہے اور مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ اور وہ اپنے اس دعوے کے مطابق کامیاب ہو جاتے ہیں جو انہوں نے ابتداء میں خدا سے علم پا کر کیا ہوتا ہے اس اصل کے مطابق اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے بھی خدا سے حکم پا کر اسلام کو ایک نئی زندگی بخشنے کا دعویٰ کیا۔ کہ میں نے خدا کا کلام سنا ہے۔ اور خدا نے مجھے زمانہ کی اصلاح کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہ مجھے اس میں کامیاب بھی کرے گا۔ اس وقت ظاہری اسباب آپ کے مخالف تھے۔ لیکن آپ نے ہر قوم کو للکارا اور ہر فرقے کو اپنے دعوے کا مخاطب قرار دیا۔ اس دعویٰ کا عام ہونا تھا۔ کہ علماء کو اپنی قیادت بھی خطرے میں نظر آئی۔ چنانچہ وہ آپؑ کو زک پہنچانے کے لئے غیر مسلموں سے مل گئے۔ گدی نشینوں نے عیسائیوں تک سے گٹھ جوڑ کو روا جان لیا۔ ادھر اس وقت حکومت کا یہ حال تھا۔ کہ وہ ذرا سی بے وفائی بھی عوام میں برداشت نہ کر سکتی تھی۔ لیکن ان تمام نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے مشن میں کامیابی عطا کی۔ اس نے آپ کو ایک ایسی جماعت عطا کی جو صحابہ کی مانند تقویٰ اور قربانی کا نمونہ دکھا رہی ہے اور اس زمانہ میں عالمگیر اشاعت کا انتظام کر رہی ہے۔ محترم قاضی صاحب کی یہ تقریر بارہ بج کر ۵۳ منٹ پر ختم ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۷۸۴ :۔ میں ملک گلزار محمد ولد ملک حاجی نور محمد صاحب عمر ۴۲ سال ساکن چاہ شیخواہ ڈاک خانہ دنیاپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۵ مرلہ زمین سفید قادیان دار البرکات میں۔ ایک عدد بکری جس کی قیمت اس وقت مبلغ ۲۵/- روپیہ ایک عدد سائیکل قیمتی ۱۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ یا جائداد ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد :۔ گلزار محمد بقلم خود چاہ شیخواہ دنیاپور ملتان
گواہ شد :۔ حاجی نور احمد والد موصی مذکور
گواہ شد :۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۸۶۳ :۔ میں مہراں بی بی بیوہ میاں فضل دین صاحب عمر ۶۵ سال ساکن لودھی ننگل حال کنری ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ جون ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد مشرقی پنجاب میں حسب ذیل ہے۔ جو اس وقت میرے قبضہ میں نہیں۔ اور نہ اس کی کوئی آمد مجھے وصول ہو رہی ہے۔ مکان خام واقع لودھی ننگل قیمتی اندازاً ۵۰۰/- روپیہ۔ زمین چاہی دہری ۱/۲ ۱۳ ایکڑ قیمتی اندازاً ۱/۲ ۳ ہزار روپیہ ایک عدد دوکان واقع فتح گڑھ چوڑیاں قیمتی دو ہزار پانچصد روپیہ۔ دو دوکانیں فتح گڑھ میں جن میں میرا اور میرے بچوں کا حصہ ۱/۳ ہے قیمتی اندازاً ۶۰۰۰/- روپیہ۔ اراضی سکنی ایک کنال دار الشکر قادیان میں قیمتی اندازاً تین ہزار روپیہ۔ اراضی سفید برائے دوکان ۱/۲ ۹ مرلہ نزد ریتی چھلہ قیمتی ۱/۲ ۸ ہزار روپیہ۔ میری یہ وصیت جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۳ حصہ پر حاوی ہوگی۔ جو از روئے شریعت مجھے ملے گا۔ مہر اور زیور وغیرہ خرچ کر چکی ہوں جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں مجھے مبلغ ۲۰/- روپے میرے بیٹوں کی طرف سے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے حصہ وصیت کی ادائیگی میرے ورثاء پر لازم ہوگی۔

الامۃ :۔ مہراں بی بی۔ بیوہ میاں فضل دین مرحوم
گواہ شد :۔ محمد شریف فرزند موصیہ
گواہ شد :۔ محمد دین فرزند موصیہ
گواہ شد :۔ راقم ڈاکٹر احمد دین کنری سندھ

وصیت نمبر ۱۲۸۶۶ :۔ میں مرزا بیگم زوجہ میاں محمد یعقوب صاحب عمر ۲۴ سال سکنہ ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی قیمت کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ :۔ مرزا بیگم اہلیہ میاں محمد یعقوب صاحب ربوہ بلاک "ب"
گواہ شد :۔ محمد یعقوب بقلم خود
گواہ شد :۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

درخواست دعا

میں عرصہ نو ماہ سے تپدق میں مبتلا ہوں۔ اور علاج کروا رہا ہوں۔ احباب اور خصوصاً صحابہ کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس عاجز کے حق میں بالالتزام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین
(محمد حمید اللہ سینت نگر۔ لاہور)

آہنی پردے کے پیچھے مسلمانوں پر کیا بیت رہی ہے
عرب لیگ کی مسلمانان روس سے دلچسپی

قاہرہ ۳۰ دسمبر۔ اشتراکی حکمرانوں نے سوویٹ روس سے مذہب اسلام اور اسلام کے نام لیوا باشندوں کا قلع قمع کرنے کے لئے جو بہیمانہ مظالم کئے ہیں۔ ان کا انکشاف حال ہی میں ان ۱۵۰ مسلمانوں سے ہوا۔ جو سوویٹ حکمرانوں کے ظلم و تشدد سے بدقت تمام بچ کر چند ہی دنوں پہلے قاہرہ پہنچے ہیں۔ ان مسلمان مہاجرین نے بیان کیا کہ سوویٹ روس میں انقلاب کے بعد مسلمانوں پر بے اندازہ مصائب کے پہاڑ توڑے گئے۔ مسلمانوں کی مسجدوں اور مقدس مقامات کی کھلے بندوں بے حرمتی کی گئی۔ لاکھوں مسلمانوں کو سائبیریا کے لق و دق برفانی بندمیدانوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ان کا واحد جرم یہ تھا۔ کہ وہ مذہب اسلام کے نام لیوا تھے۔

یہ مہاجرین ہزاروں آفتیں اٹھا کر اٹلی پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ جہاں انہیں بے وطن اشخاص کے کیمپوں میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد عرب لیگ ان کی حالت زار کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور انہیں مصر پہنچا دیا گیا

معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ۳۰ سال میں سوویٹ روس میں ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ مسلمانوں کی آبادی گھٹ کر صرف ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ رہ گئی ہے۔ یعنی ۵۰ فی صدی زیادہ مسلمان لاپتہ ہو گئے ہیں۔ عرب لیگ سوویٹ حکومت سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہے۔ کہ آخر ان دو کروڑ ۲۰ لاکھ مسلمانوں کا کیا بنا؟ اور آج بھی آہنی پردے کے پیچھے مسلمانوں پر کیا بیت رہی ہے؟

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پتہ مطلوب ہے

مجھے اپنے ایک محترم بزرگ منشی خدا بخش صاحب سابقہ سکونتی موضع بھاگوارائیں تحصیل سلطان پور ریاست کپورتھلہ کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ کیا احباب اس کام میں میری مدد فرمائیں گے
افضل حق سیکشن ڈبلیو۔ اے۔ ڈی ملٹری اے۔ جی آفس لاہور

جن خریداران الفضل کی قیمت دسمبر ۱۹۵۰ء تک ختم ہے

براہ کرم بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمائیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ سالانہ ۲۴ روپے۔ ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے قیمت ہے۔ اس شرح کے خلاف جو رقم وصول ہوگی۔ وہ اڑھائی روپے ماہوار کے حساب سے مجرا دی جائے گی۔ (مینیجر)

دواخانہ خدمت خلق

زد جام عشق مردوں کے لئے بے نظیر تحفہ۔ خالص اور مکمل اجزاء سے تیار کردہ قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپیہ
اکسیر شباب جن لوگوں کے باغ صحت میں خزاں کا موسم ڈیرہ ڈال لیتا ہے۔ یا جو لوگ اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کر چکے ہوں۔ ان کے لئے واحد علاج۔ قیمت بیس خوراک چھ روپیہ۔
حبوب جوانی :۔ مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کے لئے بے نظیر علاج اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال جسم میں برقی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت ۵۰ گولیاں چار روپیہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے
چوہدری سردار خان مینیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

زد جام عشق۔ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت ساٹھ گولی پندرہ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ لیڈ (صفحہ ۲)

حقیقت یہ ہے کہ "محمد رسول اللہ زندہ باد" کا نعرہ لگانا احمدیوں کا اولین حق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ اگر کوئی نبی آج بھی زندہ ہے۔ اور قیامت تک زندہ ہے۔ تو وہ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے نہ صرف عیسائیوں کے مقابلہ میں نہ صرف دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں اسے پیش کیا بلکہ خود مسلمانوں میں بھی اس حقیقت کو از سر نو زندہ کیا ہے۔ اس لئے آؤ ہم سب ملکر
"محمد رسول اللہ زندہ باد"
کا ایسا نعرہ لگائیں کہ جس کی گونج نہ صرف ربوہ کی پہاڑیوں سے بلکہ تمام دنیا کی گھاٹیوں سے آسمان کے نیل گوں گنبد میں بلند ہو۔ اور ہمیشہ بلند ہوتی رہے۔ اور اس طرح بلند ہو کہ تمام دنیا کے دلوں میں سما جائے۔ آؤ سب ملکر نعرہ لگائیں۔

"محمد رسول اللہ زندہ باد"

یوگوسلاویہ ٹرل کیخلاف جنگ نہیں کریگا
مارشل ٹیٹو کا بیان!

بلغراد ۳۰ دسمبر: مارشل ٹیٹو نے یہاں شاہی ٹیٹو گارڈ ایران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یوگوسلاویہ صرف اسی صورت میں جنگ کریگا۔ اگر اس کے اپنے وجود اور آزادی کو کوئی خطرہ پیش آیا۔ وہ ہرگز کسی دوسرے کے مفاد کے لئے جنگ نہیں کرے گا۔

مارشل نے کہا۔ کہ وہ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ ہنگری اور البانیہ سے تعاون کے متعلق بھی گفتگو کرنا پسند کرتے لیکن بدقسمتی سے "آج میں لے جنگ کے اس خطرے کا ذکر کرنا ہے جو مشرق سے ہم پر منڈلا رہا ہے۔" یوگوسلاوی فوج کا کام امن کی حفاظت ہے۔ لیکن کمنوم کے ممالک برابر یوگوسلاویہ پر یہ الزام عائد کر رہے ہیں۔ کہ وہ اس کے خلاف جارحانہ اقدام کی نیت رکھتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر ان کا یہ خیال ہے۔ کہ ہم ۲۸-۳۰ کروڑ آدمیوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً وہ ہمیں دیوانہ تصور کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اس لئے اسلحہ بندی کر رہے ہیں۔ کہ یوگوسلاویہ کے متعلق ان کی نیت خراب ہے، وہ نفسیاتی طور پر اپنی قوم اور عالمی رائے عامہ کو اس کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر کل وہ ہم پر حملہ کردیں تو اس کے لئے ایک وجہ جواز پیش کی جا سکے۔ یوگوسلاویہ صرف اس صورت میں جنگ پر

جلسہ سالانہ پر علمائے سلسلہ کی تقاریر۔ بقیہ ص۶

تک جاری رہی۔ جس کے بعد مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم اے نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ عدیم المثال ہے" کے موضوع پر پون گھنٹہ تک نہایت مدلل و مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے زمانہ سے لے کر وصال تک کی زندگی کا جائزہ لیا۔ پھر زندگی کے ہر دور کے ہر پہلو کو علیحدہ علیحدہ لے کر اس کا آپ سے پہلے انبیاء کی زندگی کے اسی قسم کے پہلوؤں سے مقابلہ کرکے ثابت کیا کہ سیرت تعلیم۔ تاثیر اور عمل کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام ہی دراصل سب سے بلند ہے۔ اور اسے ہی بجا طور پر عدیم المثال کہا جا سکتا ہے۔

آپ نے تمام زندگی میں کوئی ایسی بات یا امتیاز اپنے لئے جائز نہ سمجھا۔ اور روا نہ جانا جب تک اسے ہر فرد کے لئے جائز اور روا نہ جان لیا۔ حتیٰ کہ حضور کے زندگی کے حالات تک اس وقت تک حیطہ تحریر میں نہیں آسکے کہ جب تک آپ کے ساتھ ۵ لاکھ انسانوں کے حالات زندگی جمع نہیں ہو گئے۔ آپ نے کہا وہ زندگی میں بھی ہر حال میں اپنے رب کے رضا پر شاکر رہا۔ اور وصال کے وقت بھی اس کے ہونٹوں پر ایلی ایلی لما سبقتنی کی بجائے یہی الفاظ تھے۔ کہ میرے محبوب خدا نے مجھے بلایا ہے۔ اور میں اس کے پاس جانا چاہتا ہوں۔

تقریر کے دوران میں ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ حدیثوں کے سلسلہ روایت میں ائمہ کا نام بھی آتا ہے تو مکرم مولوی صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا ہاں ائمہ نے بھی بیشتر حدیثوں کی روایت کی ہے۔ شیعوں کا یہ کہنا درست نہیں۔ کیونکہ حضرت علیؓ ہی ان کے نزدیک سب سے بڑے امام ہیں اور وہ بیشتر حدیثوں کے راوی ہیں۔

جلسہ سالانہ کا یہ پہلا اجلاس ایک بجکر چند منٹوں پر ختم ہوا۔ جس کے ایک گھنٹہ بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں آکر ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ (باقی)

پر راضی ہوگا۔ اگر یہ جنگ حقیقی معنوں میں جنگ آزادی ہوگی۔ وہ کبھی دوسرے ملک کی آزادی میں مزاحم نہیں ہوگا۔ (اسٹار)

ایک نئی قسم کا بم

ٹوکیو ۳۰ دسمبر: جنیوا نے ایک نئی قسم کا بم ایجاد کیا ہے۔ جس کا مقصد ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انتشار اور سراسیمگی پھیلائی جائے۔

ربوہ میں تعمیر کے لئے سیمنٹ کا انتظام

احباب کو معلوم ہے کہ سیمنٹ کی فراہمی میں بہت سی مشکلات پیش آرہی ہیں پبلک کو مجبوراً مقررہ قیمت سے بہت زیادہ رقم ادا کرکے اپنی ضروریات پورا کرنی [illegible] اس کے بالمقابل ربوہ کی تعمیر پر علاوہ صدر انجمن تحریک جدید کی عمارات کے پبلک عمار[ات] کے لئے بھی کثیر سیمنٹ کی ضرورت درپیش ہے۔ کیونکہ کئی ایک محلہ جات کی الاٹمنٹ قر[یب] اور متعدد کی الاٹمنٹ شروع ہونے والی ہے

ربوہ کے تقدس اور اہمیت کے پیش نظر پبلک فوری تعمیر کے لئے بے تاب ہے۔ [ظاہر] ہے کہ عمارتی سامان کے بغیر تعمیر کا کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اس لئے ان [مشکلات] کے ازالہ اور اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم نے عمارتی سامان لوہا۔ لکڑی [اور] سیمنٹ سٹاک کرنے کا بفضلہ تعالےٰ تسلی بخش طریق پر انتظام کر لیا ہے۔ ہم وا[ہ] کمپنی کے براہ راست سٹاکسٹ مقرر ہو چکے ہیں۔ اور کمپنی کے دفتر نیو دہلی کی ہدایات مطابق ہم بجائے اس کے کہ کسی اور سٹاکسٹ یا ایجنٹ کے ذریعہ سیمنٹ منگوائیں براہ راست کمپنی سے سٹاک کر سکیں گے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مط[لع کیا] جاتا ہے کہ جو احباب سیمنٹ خرید کرنا چاہیں وہ براہ راست سیکرٹری تعمیر ربوہ سے خط[وکتابت] کریں۔ نیز جو دوست جس مقدار میں سیمنٹ خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ اس کی [رقم] اندازاً پیشگی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرکے اس کی اطلاع سیکرٹری تعمیر کو ساتھ ہی کر دیں۔ تاکہ وہ ان کی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر زیادہ سے زیادہ سیمنٹ سٹا[ک] کر سکیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ احباب کو کسی دقت کے بغیر اور بدوں زائد خرچ کے معقول حیثیت پر ربوہ میں سیمنٹ مہیا ہو سکے گا۔ جو دوست اپنا سیمنٹ ریزرو کروالیں ان کو سیمنٹ کے حصول میں تقدم حاصل ہوگا۔ کیونکہ بڑھتی ہوئی مانگ کو اس کے سوا [پورا] کرنا مشکل ہوگا۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

لنڈن ۳۰ دسمبر: برطانیہ نے قرض کی شکل میں یوگوسلاویہ کو پچاس لاکھ پونڈ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ چھ مہینے پیشتر جن ۳ لاکھ پونڈ کی پیش کش کی گئی تھی اور اب جن دو لاکھ پونڈ کے متعلق معاہدہ ہو گیا ہے اس سے علی الترتیب یوگوسلاویہ میں غذا اور روزمرہ کی ضروریات کی درآمد اور صنعتی خام سامان کی درآمد میں مدد ملیگی

بلغراد ۳۰ دسمبر: یوگوسلاویہ کی فوج کے تمام ارکان کے نام ایک پیغام میں مارشل ٹیٹو نے کہا کہ ہماری فوج کی نویں سالگرہ ایسے وقت منائی جا رہی ہے جبکہ جارحانہ طاقتوں نے ایک تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ کھڑا کر دیا ہے ہماری سرحدوں پر اشتعال انگیزی جاری ہے اور ہمارے ملک کے خلاف دباؤ میں اضافہ ہو گیا ہے۔

حیدر آباد میں مہاجرین کی حالت

حیدر آباد (سندھ) ۳۰ دسمبر۔ اس علا[قہ کی] انجمن مہاجرین کے سیکرٹری نے اسٹار [کو بتایا] کہ فورٹ ایریا میں رہنے والے تقریباً... مہاجرین کی حالت کس قدر قابل رحم ہے۔ [انہوں] نے بتایا کہ یہ مہاجر ایسے جھونپڑوں میں [رہتے ہیں جو] اس سردی کے لئے بالکل ناکافی ہے [اسی] وجہ سے نمونیہ سے اموات ہو رہی ہیں۔ اکثریت اونی کپڑے یا دوا خریدنے کی [استطاعت] نہیں رکھتی۔

سیکرٹری نے مہاجروں کو سو کمبلوں [کے] عطیہ کے لئے حاجی فریدالدین کا شکریہ ادا [کیا] اور امیروں سے اپیل کی کہ اونی کپڑے [اور] کمبل دے کر وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیو[ں] کی مدد کریں۔ انہوں نے اس پر بھی زور دیا کہ اس علاقہ میں ایک مفت شفاخانہ قائم کیا جائے

انہوں نے حیدر آباد کے کلکٹر اور میونسپل حکام کا ان کی امداد کے لئے شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ اس علاقہ میں پانی اور صفائی کا معقول انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حال میں میونسپلٹی نے صحت کے متعلق دوسری ضروریات مہیا کرنے کے لئے بھی ایک اسکیم منظور کی ہے۔ (اسٹار)